

دینی، ادبی، علمی، تحقیقی ادارہ

ادبیت کا بے باک ترجمان

جامعہ فیض احمد فیض

بہاولپور، پاکستان

بانیان

مولانا محمد رفیع الرحمن

مولانا محمد فیض احمد فیض
مولانا محمد فیض احمد فیض
مولانا محمد فیض احمد فیض

مولانا محمد فیض احمد فیض

مدیر

مدیر اعلیٰ

محمد فیض احمد فیض

راجہ عطاء الرسول وہی رضوی

مزار ہاگ شیش ماہ

مقام اشاعت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

مدینہ یاد آتا ہے، مدینہ یاد آتا ہے

مدینہ یاد آتا ہے مدینہ یاد آتا ہے
 مدینہ یاد آتا ہے مدینہ یاد آتا ہے
 مجھے فرقت میں رہ رہ کر مدینہ یاد آتا ہے
 وہ جالی یاد آتی ہے وہ روضہ یاد آتا ہے
 کھڑا ہوتا جہاں جا کے سلام شوق کو لیکر
 وہ موقعہ یاد آتا ہے وہ حجرہ یاد آتا ہے
 در اقدس پہ حاضر ہوں نگاہوں میں ہے وہ میری
 وہ منظر یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے
 کبھی عشق نئی میں آنسوؤں سے تر تر ہونا
 وہ رونا یاد آتا ہے وہ لمحہ یاد آتا ہے
 وہ جنت کی کیاری میں مناجات خدا کرنا
 وہ رحمت یاد آتی ہے وہ جذبہ یاد آتا ہے
 کبھی صفا میں جا کر کہ خدا کی یاد میں رہنا
 وہ مجلس یاد آتی ہے وہ گوشہ یاد آتا ہے
 کبھی صحن حرم میں بیٹھ کر محو حرم ہونا
 وہ منبر یاد آتا ہے وہ قبلہ یاد آتا ہے
 گزرتی زندگی میری مدینے کی فضاؤں میں
 وہ وادی یاد آتی ہے وہ صحرا یاد آتا ہے
 الہی اب تو پہنچا دے وہی پہ اپنے فضل کو بھی
 کہ طیبہ یاد آتا ہے مدینہ یاد آتا ہے
 در اقدس پہ حال دل سنا یاد آتا ہے

ہے	آتا	ہے	مدینہ	یاد	ہے
ہے	آتا	ہے	مدینہ	میں	جو گزرا وہ زمانہ یاد آتا ہے
ہے	آتا	ہے	مدینہ	یاد	آتا ہے
میں	خدا کے نور کے جلوے	جو دیکھے میں نے طیبہ	میں	یاد	آتا ہے
ہے	مجھے رہ رہ کے وہ	منظر سہانا	یاد	آتا ہے	ہے
ہے	آتا	ہے	مدینہ	یاد	آتا ہے
میں	ادب سے بیٹھ کر اُس	مکتبہ خضریٰ کے سائے	میں	یاد	آتا ہے
ہے	نہی (ﷺ) کی یاد میں	آنسو بہانا	یاد	آتا ہے	ہے
ہے	آتا	ہے	مدینہ	یاد	آتا ہے
سے	رسول اللہ کے دربار میں	شوق و محبت	سے	یاد	آتا ہے
ہے	وہ میرا روز و شب	کا آنا جانا	یاد	آتا ہے	ہے
ہے	آتا	ہے	مدینہ	یاد	آتا ہے
آئی	مزار قاطعہ پر	کربلا والوں کی	یاد	آئی	ہے
ہے	مدینے والے آقا کا	گھرانہ	یاد	آتا ہے	ہے
ہے	آتا	ہے	مدینہ	یاد	آتا ہے

نماز کے فوائد بیان فرماتے ہوئے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ اپنے ذاتی مشاہدات لکھتے ہیں

☆ فقیر نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ نماز کی ادائیگی کے سامنے ہزاروں رکاوٹیں آئیں اور ایسی کہ ان سے بہت نقصان کا نہ صرف خطرہ ہو بلکہ یقین ہو کہ واقعی بہت ضرر پہنچے گا لیکن نماز پڑھنے کو ترجیح دی جائے انشاء اللہ نماز پڑھنے سے معمولی نقصان نہ ہوگا بلکہ منجانب اللہ بہت بڑا انعام نصیب ہوگا۔

فقیر اپنے چند واقعات پیش کرتا ہے اس سے اگرچہ عجب کا خطرہ ہے لیکن تحدیثِ نعت کے طور پر عرض کرتا ہے شاید کسی کو نماز کے فوائد کی لالچ سے نماز کی پابندی نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ عجب و فخر سے محفوظ رکھے اگر ہو تو یہ خفیل حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم معاف فرمادے۔

☆ فقیر ایک دفعہ (سالہ قافلہ عشق حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے دیس) کوٹ مٹھن شریف کے لئے جا رہا تھا چانچنی اور ظاہر پیر (ضلع رحیم یار خان) کے درمیان نماز عصر کا آخری وقت ہونے لگا فقیر نے ڈرائیور کو عرض کیا تو اس نے فقیر کی گزارش کو ٹھکرا دیا میں نے عرض کی مجھے وضو ہے صرف دو رکعت پڑھوں گا آپ کا وقت ضائع نہ ہوگا لیکن اس نے ایک نہ مانی۔ میں نے کہا بس روک دو ورنہ میں بس سے چلا آگ لگا دوں گا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا خدا کو سپرد۔ اس نے میری دھمکی سے صرف ایک منٹ بس روکی فقیر نیچے اتر تو بس چلا دی۔ فقیر نے نماز مغرب الطہیمان سے پڑھی اس کے بعد پیدل چل کر آگے سفر طے کیا اور کچھ بس کے ذریعہ بڑی مشکل سے الحمد للہ کوٹ مٹھن شریف تقریر کے صحیح وقت پر پہنچ گیا۔

☆ فقیر فیصل آباد سے لاہور جا رہا تھا ظہر کا وقت آخری محسوس ہونے لگا میں نے ڈرائیور سے عرض کیا کہ اڈہ آگیا ہے میرا وضو ہے صرف دو رکعت پڑھنے دیجئے۔ ڈرائیور صاحب نے فرمایا وقت نہیں ہے میں نے نماز شروع کر دی۔ ڈرائیور نے بس بھگادی۔ نماز پڑھ کر فقیر نے دوسری بس پکڑی اور ڈرائیور سے پہلے طے کیا کہ نماز کے اوقات میں رعایت ہو تو آپ کے ساتھ سفر کروں ورنہ کوئی دوسری بس پکڑ لوں۔ اس ڈرائیور صاحب نے بات مان لی اور الحمد للہ سکون سے عصر و مغرب کی نمازیں ادا کیں۔

☆ سردی کے موسم میں فقیر ایک ساتھی کے ساتھ قائم پور (بہاولپور) کا سفر کر رہا تھا عصر کا آخری وقت ہو گیا۔ ڈرائیور صاحب سے عرض کی کہ فقیر کا وضو ہے صرف دو رکعت پڑھنے دیں۔ اس نے فرمایا وقت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی مجھے نیچے اتار دیں اس نے لا پرواہی سے نیچے اتار دیا ساتھی نہ اترا۔ فقیر نے سردی میں قائم پور تک پیدل چل کر سفر کیا پھر منزل مقصود تک سردی میں پہنچا لیکن الحمد للہ اپنے وعدہ کا ایفاء نصیب ہو گیا یعنی پروگرام پر پہنچا تو صبح وقت پر (الحمد للہ) اسی طرح پیشہ واقعات زندگی میں پیش آئے اس سے اپنی سوانح عمری بیان کرنا مقصود نہیں صرف احباب کو نماز کی اہمیت اور اس پر

بابندی کی اہل ہے اس میں ہزاروں دشواریاں پیش پشت ڈال دیں۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ عَنِ الْمُنَافِقِينَ يُغْلَبُوا وَيَكُنُوا فِيهَا كَاغِبِينَ ۝ (سورة محمد، آیت ۱۱۵)

اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

صوفی منظور احمد ناظم صابری کی آرزو

ایسی دشواریوں اور پریشانیوں میں میرا رفیق سفر نعت خواں الحاج صوفی منظور احمد صاحب ناظم صابری ایسے آڑے اوقات میں دعا کرتا کہ الہ العالمین اویسی کو تو اپنی سواری عطا فرما۔ چنانچہ اس کی دعا مستجاب ہوئی اور مجھے نقد سودا مل گیا کہ ایک کے بجائے کئی سواریاں مولی کریم نے عطا فرمادیں۔ جیپ، کار، ڈالا اور موٹر سائیکلیں ورنہ ہمارا حال تو یہ تھا کہ سائیکل بھی کوئی نہیں دیتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجھے نماز کی پابندی پر نفع انعام نصیب ہوا۔ (الحمد لله على ذلك وصلى الله تعالى على حبيبہ) (رسالہ "نماز کے نقد فوائد" مطبوعہ)

☆ حضرت خلیل ملت کے پوتے مولانا حماد رضا نوری حیدر آباد اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں

حضرت (فیض ملت) کے وصال سے چند ماہ پیشتر مارچ ۲۰۱۰ء میں یہ فقیر حضرت کی خدمت میں چند دن حاضر ہوا اور خود دیکھا کہ اس سخت علالت کے باوجود نماز تو نماز حضرت نے جماعت اور مسجد کی حاضری بھی نہ چھوڑی۔ یہی ہمارے اسلاف تھے جن کی رونقیں ہر سو تھیں جن کے دم سے علم کی بہاریں تھیں۔ (تاثرات مطبوعہ ماہنامہ ”فیض عالم“ بہاولپور)

حضور فیض ملت یرسہ کارغوث یا ک رحمۃ اللہ علیہ کا کرم

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ پر سرکار پاک سید الاولیاء سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ نورانی علیہ السلام کا خاص کرم ہے۔

تقریباً ہر تقریر میں یا غوث اعظم جیلانی

حضور فیض ملت قدس سرہ ۱۹۶۳ء سے ۲۰۱۰ء (نصف صدی) تک جامع مسجد سیرانی بہاولپور میں متحدہ المبارک پر خطاب فرماتے رہے اللہ ماشاء اللہ کوئی جمعہ کی تقریر ایسی نہیں جس میں حضور شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر آپ نے نہ فرمایا ہو۔

میرا غوث ہی کافی ہے۔ بہادرپور میں مذاہب باطلہ نے کوئی ایسا ظلم نہیں جو حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے لیے رواء نہ رکھا ہو آئے روز مقدمات تھانے چکیوں پر پٹ در خواستیں تو مخالفین کا معمول تھا مارشل لاء کے دور میں تو شہر بدر ہونے کے احکامات جاری ہو گئے۔ بعض مقدمات میں ضمانتیں ضبط ہوئیں مگر آپ سیرانی مسجد میں جمعہ المبارک کے خطاب میں

بیاکب دہلی فرماتے میرا غوث کرم فرمائے گا "مریدی لا تحف" ان کا وعدہ ہے دنیا نے دیکھا کہ غوث پاک ﷺ کا سچا غلام تادم آخر شیر کی طرح گر جتا رہا ہذاہب باطلہ کے ہر منصوبے ناکام ہوئے سرکار غوث پاک ﷺ نے اپنے غلام کی خوب لاج رکھی۔

حضور فیض ملت کا آپریشن اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۸ جمادی الاولیٰ ۳ جون ۲۰۰۸ بروز بدھ حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت دامت برکاتہم العالیہ کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہوا۔ یہ آپریشن اتنا اہم اور نازک تھا کہ گزشتہ دس دنوں سے لاہور کے معروف سرجن بھی کش کش میں تھے کہ ایک میجر آپریشن ہے۔ اس وجہ سے جملہ منسلکین، احباب سخت پریشان تھے۔ درد کی شدت اتنی تھی کہ الامان والحفیظ مگر اس شدت درد میں حضور قبلہ مدظلہ صبر واستقامت کا کوہ ہمالیہ نظر آتے ہیں بقول محترم محمد عابد (کاموگی) کہ اسلاف اولیاء کا ملین کے صبر واستقامت کے واقعات ہم نے کتب میں پڑھے مگر زندگی میں مشاہدہ تب ہوا جب حضرت صاحب قبلہ کو شدت تکلیف میں صبر کرتے ہوئے دیکھا ڈاکٹر صاحبان کو جب کمر کے انکسرے دیکھائے گئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ مریض کہاں ہے کیونکہ ایسے سیریس مریض شدت درد سے آدھ و افغان چیخ و پکار کر کے ہسپتال کو سر پر اٹھالیتے ہیں۔ آپریشن والے دن دعا کا سلسلہ لاہور سے شروع ہو کر بغداد و اجیر، مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ تک جاری رہا۔ ہزاروں ہاتھ بارگاہ الہی میں بوسیہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنکھوں کے پانی سے چہرے کا وضو کر کے حضرت صاحب قبلہ کی صحت و سلامت کے ساتھ درازی عمر اور کامیاب آپریشن کی دعا کرتے رہے۔ دن ۲ بجے ۵ بجے تک آپریشن ہوا۔ الحمد للہ ڈاکٹروں نے کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ حضرت سید منصور شاہ اویسی (میانوالی) نے بتایا کہ میں نے اپنے والد گرامی پیر طریقت حضرت سید عبدالواحد شاہ (عمر ۹۰ سال) کو جب اپنے پیر و مرشد حضور مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی کے آپریشن کی کامیابی کی خوشخبری عرض کی تو انہوں نے فرمایا جیٹا یہ آپریشن تو کامیاب ہونا تھا کیونکہ بغداد سے سرکار غوث پاک تاجدار اولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی الحسنى والحسنى رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کے آپریشن میں موجود تھے۔ سبحان اللہ

(ماہنامہ فیض عالم، جون ۲۰۰۸ء)

فقیر اویسی غفرلہ کا ذاتی مشاہدہ... کے عنوان سے لکھتے ہیں

فقیر کے بہاولپور حاضر ہونے سے پہلے دیوبندیوں کا راج تھا اور اتنا بڑا اثر کہ کوئی افسر بہاولپور میں ان کی مرضی کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مثال مشہور تھی کہ کوئی گاڑی ایسی نہیں جو بہاولپور میں نہ ٹھہرے اور کوئی افسر نہیں جو دیوبندیوں کی مرضی کے

دلائل الخیرات بہت خوب صورت انداز میں شائع کی ہے۔ پڑھنے والے احباب کو مفت تقسیم کر رہے ہیں فی الحال فقیر کے پاس کوئی نسخہ نہ ہے جوں ہی کراچی سے نسخے آئے تو آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ شرف زیارت کے بعد میں اپنے گھر گجرات چلا آیا آپ کے وصال کی خبر ملی ضعف کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہو سکا۔ عانا ۲۱ رمضان المبارک کی شب قبل سحر میں سو رہا تھا کہ خواب میں حضرت فیض ملت کی زیارت ہوئی فرمانے لگے قبلہ شاہ جی یہ فقیر کی تفسیر اویسی اور دلائل الخیرات شریف کا نسخہ ہے قبول فرمائیں اور ان کا ورد فرمایا کریں صبح روزہ کے لیے بیدار ہوا تو بہت خوش تھا۔

آج مورخہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ ۲۸ نومبر ۲۰۱۰ء اتوار کو میں مزار فیض ملت قبلہ اویسی صاحب پر حاضر ہوا فاتحہ پڑھی اور حضرت کے صاحبزادگان کو اپنا خواب بیان کیا۔ فقیر محمد فیاض احمد اویسی غفرلہ نے حضرت شاہ صاحب قبلہ کو دلائل الخیرات شریف پیش کر دی تاکہ خواب بر عمل ہو جائے (الحمد للہ علی ذلک)

وصال آ و !!!

یہ عظیم شخصیت (حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ) اپنے ہزاروں شاگردوں اور لاکھوں عقیدہ مند مریدین خلفاء کو داغ مفارقت دے کر ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ، ۲۶ اگست ۲۰۱۰ء بروز جمعرات طویل علالت کے بعد اس دابقانی سے کوچ کر گئے (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) آپ کا مزار مبارک آپ کے قائم کردہ دارالعلوم جامعہ ادبیہ رضویہ بہاولپور میں مرجع خلافت ہے۔

15

عدنے کا بھکاری

المقرر القادری محمد فاضل احمد اویسی رضوی

خادم دارالتصنيف جامعہ اویسہ رضویہ دربار حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان

١٦ ازوالقعد ١٤٣٥هـ، ٤ سبتمبر ٢٠١٤، شب جمعہ المبارک

مجھے یہودی ہونے پر فخر ہے؟؟

یہ مضمون ایک یہودی نوجوان نے لکھا ہے۔

میں یہودی ہوں اور فخر کرتا ہوں.... کہ آج دنیا میں ہماری حکومت ہے۔ تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ ہم تمہاری سڑکوں پر پھیرے تو ہمیں تمہارا حال پسند نہیں آیا..

تو پتہ ہے ہم نے کیا کیا؟

بہت آسانی سے تمہاری لڑکیوں کے سروں سے حجاب اترا دیا۔۔۔

دوسرے طریقوں سے قرآن بھی بھلوا دیا۔

تم لوگوں کے پاس اپنا لباس بھینچا۔

اپنے بازاروں کو دیکھو سارے عریاں لباس کی نمائش مگاہیں..

اور مزے کی بات یہ ہے کہ تم نے سب قبول کر لیا۔

کیا تم کو نہیں معلوم کہ یہی حال قوم لوط کا تھا۔

کتنے بیوقوف ہوں... کہ کہتے رہتے ہو۔

یہودیوں نے ہماری زمین چھین لی قرآن اور سنت کو ختم کروادیا...

تم کہاں ہو...؟ کچھ کیوں نہیں کرتے؟

سڑکوں پر تہیاری لڑکیاں گھوم رہی ہیں... کیا مضحکہ خیز بات ہے...

تمہارا حال بہت برا ہو گیا۔

ہمیں تم لوگوں کی تعلیم میں ترقی پسند نہ آئی تو ہم نے تمہارا انصاف بدلوادیا... اور تمہارے بی بی جنت کو ذلت آمیز

روگراموں میں بدل دیا...

تمہیں کچھ بولنے کی ضرورت نہیں.. تمہارا حب رہتا ہی بہتر ہے..

ہم نے تمہارے نوجوانوں کو بھگا دیا؟

ایک دور تھا کہ تم ایک ماکینہ و امت تھے... آج تم ذلت کی پستوں میں اتر گئے ہو... بھارے!!!

ہم نے محسوس کیا کہ تم لوگوں کی زبان عربی بہت خوب صورت ہے جس سے تم قرآن پڑھتے ہو۔ اور اہل خست کی بھی یہی

